منشی سراج الدین صاحب مرحوم

۳۰ دسمبر ۱۹۰۹ء کو زمیندار کیا تہہ مسٹر ظفر علیخان صاحب بی۔ اے کی طرف سے ایک ماتمی ضمیمہ شایع ہوا تہا جس کے ذریعہ جناب منشی سراج الدین صاحب اڈیٹر زمیندار کی خبر وفات پہونچی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم ایک تجربہ کار اور مضمون رس اہل قلم تہے محکمہ ڈاک خانہ سے پنشن لیکر قومی خدمت کیلئے انہوں نے اپنی زندگی وقف کی چونکہ خود زمیندار تہے اسلیئے زمینداروں کی حمایت اور اصلاح کے خیال سے زمیندار نام اخبار جاری کیا۔ باوجودیکہ زمینداران کی طرف سے اس معزز اور قابل قدر اخبار کی پوری قدر نہ ہوئی۔ مگر مرحوم نے بہت سی زیر باریان برداشت کرکے بہی اسے جاری رکہا۔ اور زمینداروں کی بہبودی اور بہلائی کے خیال سے زمیندار کانفرنس کی بہی بنیاد ڈالی۔ زراعت پیشہ گروہ کی جو خدمات منشی صاحب نے کی ہین۔ وہ بے نظیر ہیں اور زمینداروں کی گردن پر انکا بڑا احسان ہے۔

منشی صاحب اگرچہ مذہبی نکتہ خیال سے ہمارے ساتہ اختلاف رکہتے تہے۔ مگر انہون نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق اگر کبہی کچہہ لکہا تو نہایت متانت اور ادب سے لکہا اور بے تعصبی روادارانہ پالیسی کے آریہ اخبار بہی معترف ہین۔ بہر حال مرحوم ایک قابل قدر اور زیرک انسان ہونے کے علاوہ خدمت قوم کے لئے فدا شدہ تہے انہون نے اخبار زمیندار کے زندہ رکہنے کی وصیت کی ہے۔ جس سے انکی حب قومی کا پتہ لگتا ہے۔ زمیندار قوم کا فرض ہے کہ وہ اخبار زمیندار کو بہترین پیمانہ پرلیجا کر مرحوم کی ایک مفید یادگار بناوے یہ بالکل سچ ہے کہ

جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارو
یاد آوے گی تمہیں میری وفا میرے بعد

اب دیکہا جائیگا کہ زمیندار مرحوم کی خدمات کی کیا قدر کرتے ہین؟ میری دانست مین زمیندار اخبار اور زمیندار کانفرنس کی امداد اور قیام بہترین قدر ہوسکتی ہے۔ مرحوم کے صاحبزادہ مسٹر ظفر علیخان صاحب بی۔ اے امید ہے مرحوم کی وصیت کو نہایت قابلیت سے پورا کرین گے۔

موت کا زبردست ہاتہہ چونکہ سب پر قابو یافتہ ہے۔ اسلئے ایک واقعہ شدہ امر کے متعلق اب کیا کہا جا سکتا ہے بجز اسکے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رحمت کے دامن مین جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل زمیندار قوم کو جو صدمہ پہنچا ہے اس کا نعم البدل عطا کرے۔ آمین

دیسی عیسائیوں میں ایک سے زیادہ شادیکا سوال

آجکل ہندوستانی عیسائیوں کے حلقہ میں اس سوال پر بڑی شد و مد سے بحث ہو رہی ہے کہ ان اشخاص کو مذہب عیسوی میں کیونکر داخل کیا جاوے جن کی مذہب ہنود یا مذہب اسلام کے بموجب ایک سے زیادہ بیویاں ہیں کیونکہ دین عیسوی ہرگز اس امر کی اجازت نہیں دیتا کہ ایک عورت کی موجودگی مین مرد دوسری شادی کرے اسی کے ساتہہ یہ بہی سوال درپیش ہے کہ آیا چرچ عیسوی کو یہ مجاز حاصل ہے۔ کہ کسی شخص کو دین قبول کرنے سے منع کرے اگر وہ ہندو یا مسلمان ہے۔ اور ایک سے زیادہ بیویاں رکہتا ہے۔

ایک عیسائی پادری مسٹر آر ایونز نے اس مسئلہ پر ایک عیسائی رسالہ میں مدلل بحث کی ہے۔ آپ نے اس مسئلہ کی تین خاص صورتیں قرار دی ہیں (۱) یا تو ایک سے زاید بیویاں رکہنے والے ہندو مسلمانوں کو مع انکی بیوی بچوں کے دین عیسوی مین داخل نہ کیا جاوے یا بلا بپتسمہ لئے ہوئے وہ مذہب عیسوی کے پیرو بنے رہین (۲) یا انکو ایک بیوی کیساتہہ بپتسمہ دیکر شامل کر لیا جاوے اور دوسری عورتوں کو علیحدہ کردیا جاوے (۳) یا ان کو سب عورتوں کے ساتہہ مذہب عیسوی مین داخل کردیا جاوے۔ لیکن انکو چرچ کے انتظام مین شریک نہ کیا جائے۔

حالت (۲) کے کئی حصے ہوگئے ہین بعض کہتے ہیں کہ بہت سی بیویوں میں سے صرف ایک بیوی کو مرد کیا تہہ سب سے پہلے شادی ہوئی ہے بعض کا خیال ہے کہ اس بیوی کو اسکے ساتہہ رکہا جاوے جسکو وہ پسند کرے بعض کہتے ہیں کہ خارج شدہ عورتوں کی از سر نو شادی کردیجاوے اور بعض کہتے ہیں کہ خاوند کے حین حیات میں خارج شدہ عورات کو منکوحہ تو خیال کیا جائے۔ اور ان کی دوسرے مردوں سے شادی نہ کی جائے لیکن انکو جملہ حقوق زوجیت سے محروم رکہا جائے چنانچہ مختلف گرجاؤں مین ان مختلف طریقوں پر عمل ہو رہا ہے۔ چرچ مشن سوسائٹی اسوقت تک بپتسمہ نہیں دیتی جب تک بجز ایک بی بی کے دیگر عورتیں علیحدہ نہین کردیجائیں۔ امریکن مشن اسوقت تک قبول نہیں کرتا جبتک اسکی بی بی اس کیے ساتہہ آنیکو رضامند نہ ہو۔ انڈین پریسبٹیرین چرچ نے ایسے لوگوں کو داخل کرنے سے بالکل انکار کر دیا ہے لیکن ہندوستان کا لنڈن مشن انکو بلا روک ٹوک شامل کر لیتا ہے۔ ان اختلافات سے وہ ہندوستانی سوسائٹیان سبق حاصل کرسکتی ہیں۔ جو جزدی معاملات مین مخالف ہوکر اصول سے منحرف ہوجاتی ہیں۔

اطلاع

بقایاداران کی طرف قیمت طلب پیکٹ ارسال ہو رہے ہیں۔ اور سال نو کی قیمتوں کی وصولی کیلیئے بہی وی پی جا رہے ہیں امید ہے وصول فرما کر ممنون فرماویں

گوروکل کا ایک برہمچاری

آریہ سماج کے گوروکل واقعہ کانگڑی سے جو طالبعلم یا برہمچاری اپنا زمانہ تعلیم ختم کرکے نکلینگے وہ ملک یا اہل ملک کے لیے کیسے مفید ثابت ہونگے اسپر بحث کرنیکی حاجت نہیں لنڈن کے مشہور اور معزز اخبار ٹائمز کے نامہ نگار نے جو خیالات گوروکل کیمتعلق ظاہر کئے ہیں وہ اخبار بین دنیا سے مخفی نہیں حال میں ایک وہاں کے برہمچاری اندر کے ایک مضمون کا ترجمہ اخبار پرکاش میں چھاپا گیا ہے جس میں برہمچاری مذکور کی غرض پنڈت دیانندجی کی شخصیت کو کوئی اعلیٰ درجہ دینا ہے۔ اگر وہ پنڈت صاحب کو اپنے اعتقاد کے موافق ایک عظیم الشان انسان ظاہر کرتا تو مجھ اسپر نوٹس لینے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ مگر مضمون نویس طالبعلم نے ضمناً حضرت سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر بھی کیا ہے۔ اور نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ ایک ایسے شخص سے کیا ہے جو انسان کامل کہلانیکا ہرگز مستحق نہیں ہے یعنی

پنڈت دیانند صاحب

مجھ افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے۔ کہ کانگڑی کے گوروکل کے طلباء میں ایک ایسی خطرناک سپرٹ پیدا کرنیکی کوشش کیجا رہی ہے جو کسی صورت میں بھی اچھے پھل لانیوالی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں بار بار اس ذکر کرنیکی ضرورت پڑتی ہے۔ کہ جنگل کے درندوں اور سانپوں کیساتھ ہماری صلح ہو سکتی ہے۔ مگر نہیں ہو سکتی تو آریہ سماج کیساتھ کیونکہ آریہ سماج نہایت ہی رنجیدہ اور دل آزار طریق پر تمام راستبازوں اور پھر راستبازوں کے سردار خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کرتی ہے۔

گوروکل کے طالب علم اندر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر حملہ کرتے ہوئے نہایت شوخی سے کام لیا ہے باوجودیکہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائف کو کبھی نہیں پڑھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کا معیار قرآن مجید ہے۔ اور اس معیار پر پورا اترنا ہر انسان کا کام نہیں ہے۔

... بد انسان جو انسانیت کے اس ... سکتا ... سوسائٹی سے ... پر کرتے

ہونے کی کیا قابلیت رکھ سکتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ درجہ کی پاکیزہ زندگی اور آپ کی صداقت کا معیار بہت بلند ہے اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ دنیا کا کوئی انسان اس معیار پر پورا نہیں اتر سکتا۔ اور پنڈت دیانند صاحب تو ایک معمولی انسان کے مقابلہ میں بھی پورے نہیں اتر سکتے۔

وہ انسانی کمزوریوں کے ایسے نخچیر لاغر تھے۔ کہ ان کے بیان کرنے سے بھی شرم آتی ہے۔ جن لوگوں نے ان اشتہارات اور مضامین کو پڑھا ہے۔ جو پنڈت اندرمن نے نیاوا جی کی حقیقت کھولنے کے لئے شایع کئے تھے۔ وہ میری ان باتوں کی تصدیق کرینگے اور اگر کوئی آریہ انکار کرے تو اسے میں یہ تماشا دکھلانیکو طیار ہوں۔

آریہ سماج کے سمجھدار اور ذی ہوش ممبر شیش محل میں بیٹھکر نجربہ کار لونڈوں کے ہاتھ سے دوسروں پر پتھر پھینکواتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اگر کسی دوسرے نے پتھر مارا تو یہی نہیں ہوگا کہ تمہارا شیش محل چکناچور ہوجائیگا بلکہ اسکے ساتھ تمہارا سر بھی ٹوٹ جائیگا لالہ منشی رام کو جو گوروکل کے چیف منیجر ہیں اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ وہاں کے ناتجربہ کار بچے اہل اسلام کیساتھ اپنا پنجہ نہ لڑائیں ورنہ انکی نازک کلائیاں توڑ کر رکھدی جائینگی۔ اور آریہ سماج کے سربستہ راز پہلک ہوکر انکی رسوائی کا موجب ہونگے۔

میں نہایت صفائی سے ظاہر کرتا ہوں کہ پنڈت دیانند صاحب ایک اعلیٰ اخلاق کے انسان کے مقابلہ میں بھی پورے نہیں اتر سکتے۔ چہ جائیکہ وہ ایک کامل انسان کے مقابلہ کے لئے لائے جاویں۔

میں انشاء اللہ العزیز کسی وقت ...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائف پر ایک مستقل رسالہ شایع کرنیکا ارادہ رکھتا ہوں اس میں میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے دکھاؤنگا۔ کہ حضرت سرور کائنات کی زندگی کیسی اعلیٰ درجہ کی پاکیزہ زندگی ہے جو دنیا میں نوع انسان کیلئے کامل رہنما ہو سکتی ہے۔ اور اگلی اشاعت میں کوشش کیجائیگی کہ گوروکل کے طالبعلم کے جواب میں تعلیم الاسلام کے کسی طالبعلم کا مضمون چھاپدیا جاوے وباللہ التوفیق۔

تقریب عید الضحیٰ

الحکم کا یہ نمبر غالباً ایسے وقت میں ناظرین کے پاس پہونچیگا جبکہ وہ عید کے لئے طیار ہونگے۔ اسلئے اسوقت اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا جاتا کہ وہ اس تقریب پر اپنی قومی درسگاہ مدرسہ تعلیم الاسلام کو نہ بھولیں قربانی کی کھالیں اور عید فنڈ کا روپیہ جمع کیا جاوے تو میں امید کرتا ہوں کہ بہت بڑا سرمایہ جمع ہوجاوے مگر سب توفیقیں اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں۔

۲۸-واں پارہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۸ واں پارہ بھی شایع ہوگیا۔ اور ۲۹ واں لکھا جا رہا ہے قرآن مجید کی اشاعت کے عاشق اگر اس راہ میں میری مدد کریں۔ تو یہ کام زیادہ مستعدی سے ہو سکتا ہے اسلئے کہ یہ کام روپیہ کا ہے اور یہ میرے پاس نہیں تاہم خدا کا شکر ہے۔ کہ اس بے زری میں بھی اسنے مجھے توفیق دی کہ میں پانچ پارے ترجمہ کر کے شایع کرسکا جس کے ساتھ تفسیر بھی ہے۔ وللہ الحمد

(یعقوب علی)

محمد فخر

کو چھاپا جاوے تو قانون کا سارا عرف پر مبنی ہے
اور فوجی قوانین پر اینا کس کتاب مسلمانوں کی مبنی نہیں
دیکھی ممکن ہے کہ ہو مگر مجھے یقین ہے کہ اس میں قرآن
حدیث کا ذکر بطور تبرک ہو تو ہو ائمہ دین مثلاً ابو حنیفہ
شافعی مالک احمد حنبل بخاری کا ذکر بھی انشاء اللہ
نہ ہوگا ان سے صاف پتہ لگتا ہے کہ ان امور میں
آزادی وقتی ضرورت عرف سے کام لیا گیا ہے۔

سرپرستان الحکم توجہ فرماویں

الحکم کے متعلق میں نہایت مختصر الفاظ میں
سرپرستان الحکم کی خدمت میں چند باتیں عرض کرنی چاہتا ہوں
اور امید کرتا ہوں کہ ایسے مخلص احباب جو اپنی عزیز آنکھوں
کو آواز پر لبیک کہنے کو آمادہ ہو سکتے ہیں امید ہے کہ ہو جاویں
کہ اپنی سرپرستی الحکم کی توجہ دلاؤں۔
کارخانہ الحکم ہی میں پریس [illegible] بھاری [illegible]
[illegible] اشاعت [illegible]
[illegible] ضرورت اخبار کی [illegible] اور [illegible]
[illegible] سلسلہ کی ضروریات
[illegible] ہی ایک [illegible] تھی۔ مگر
[illegible] پیدا [illegible]
[illegible]
[illegible] کام [illegible]
[illegible] کرسکتے ہیں۔ مگر [illegible]
[illegible] کارخانہ الحکم مختلف
مشکلات اور ابتلاؤں کا [illegible] ان ابتلاؤں میں
بعض اسلامی ضروریات اور حالات وارالامان کو
ظاہر کیا [illegible] اور میری [illegible] میں
[illegible] وقت اشاعت [illegible] اثر [illegible]
سمند نازیانہ کا اثر رکھتا
[illegible] اگرچہ اللہ تعالیٰ
[illegible] ایمان ہے۔

اور واقعات اور تجربہ انشاء اللہ اسکی شہادت دیگا
کہ الحکم خدا ہی کے فضل سے زندہ رہا ہے اور زندہ
رہیگا۔ وہ ابتلاؤں اور مشکلات کا تو عادی اور خوگر
ہوا ہے۔ ابتدائے اشاعت کے دن ہی سے جن مصیبتوں
اور مشکلات میں سے وہ گذرا ہے وہ اسکی زندگی کا ایک
اعجازی حصہ ہے۔ اسلیے وہ کبھی ایسی مشکلات سے
گھبراتا تو نہیں۔ مگر انکو اپنے راستہ سے دور کرنیکی
کوشش کرنا بھی ضروری ہے۔ اسلیئے میں اپنے ناظرین
کی خدمت میں یہ التماس کرتا ہوں کہ وہ اس کی
امداد کے لیئے ہاتھ بڑھائیں میں اس قسم کی امداد
کے لیئے دست سوال دراز کرنا نہیں چاہتا ہے۔
پچھلے پرچہ میں سید صادق حسین صاحب کی درخواست
امداد کو شائع ہو نے سے نامنظور کر دیا تھا بلکہ میں دو
قسم کی امداد چاہتا ہوں۔
اول الحکم کی توسیع اشاعت دوم کارخانہ الحکم
کی کتب کی اشاعت خصوصاً ترجمۃ القرآن کے
خریداروں کی حلقہ کی وسعت۔
امداول کے لئے کہا جا سکتا ہے۔ کہ توسیع اشاعت
الحکم کی باقاعدہ اشاعت پر موقوف ہے۔ کیونکہ یہی
ایک شئے ہے۔ جسکو اسکے اشاعت کے معاملہ میں
ناسخ ہو سکتا ہے۔ والا میں خدا تعالیٰ کے اس فضل
کا تحدیث بالنعمت کے طور پر ذکر کرتا ہوں کہ الحکم کے
قلم اور ترتیب کی کشش اور جذب ہی کا اثر ہے۔ جو
ابتک وہ اپنے خریداروں کے حلقہ کو قائم رکھ سکا ہے۔
مگر میں اسکے متعلق یہی کہنا چاہتا ہوں کہ اسکی بروقت
اشاعت کی راہ میں اگر کوئی امر روک ہو جاتا ہے۔ تو
وہ وہی نقصانات اور خسارہ ہیں۔ جو بوجہ سٹیشن ایک
معمولی صورت میں کارخانہ پر بوجھ ہیں جب تک اس بوجھ
سے مخلصی نہ ہو اخباری ضروریات کے انصرام میں دقتیں
رہیں گی۔ اسلیئے خریداران کا دائرہ وسیع ہونا ضروری
ہے۔ اگر ایکسال تک الحکم کے ایک سو ناظرین
بالاوسط مہینے میں ایک خریدار بہم پہنچانا اپنا فرض
سمجھیں تو انشاء اللہ العزیز ایک ہی سال کے اندر
الحکم اپنی مشکلات کو خدا کے فضل سے پار کرنکل سکتا ہے۔
اور صورت دوم میں ہر ایک خریدار کم از کم دس روپیہ
کی کتابیں کارخانہ الحکم سے فروخت کرادے یا خود خرید
لے۔ تو بھی یہ ساری دقتیں اٹھ جاتی ہیں۔
ان سب کے سوا اگر سو ایسے اشخاص ہی پیدا ہو جائیں
جن میں ہر ایک ترجمۃ القرآن کے لیئے جسکے پانچ پارے
شائع ہو چکے ہیں پانچ پانچ مستقل خریدار پیدا کر
دے جو پچھلے پارے بھی خرید لے تو یہ کوئی بڑا کام
نہیں۔ اس سے

بیک کرشمہ دو کار بلکہ سہ کار

الحکم کی مشکلات بھی انشاء اللہ دور ہو جائیں گی
اور ترجمۃ القرآن کی اشاعت میں بھی مدد ہوگی اور یہ
خدمت قرآن مزید برآں وہ قوم جو حق شناسی
کی روح اپنے اندر رکھتی ہے کیا ایک سو ایسے آدمی مہیا
نہ کرسکے گی۔ جو اپنے خادم قدیم الحکم کی اعانت اور اشاعت
ترجمۃ القرآن کے خیال سے متاثر ہو کر اپنا فرض سمجھینگے
کہ ان میں سے ہر واحد کم از کم پانچ پانچ خریدار ترجمۃ القرآن
کے لیئے پیدا کریں۔ ایسے سو آدمیوں کی تعداد بڑی تعداد
نہیں جو اپنی پاک خلوص دوستوں کا حلقہ بھی نہ رکھتے ہوں
جو انکے کہنے سے قرآن مجید جیسی نعمت عظمیٰ کے خریدار ہو سکیں۔
میں اس مضمون میں دردناک الفاظ کے ذریعہ آپ کے جذبات
کو اپیل کرنا نہیں چاہا بلکہ سادگی سے اس معاملہ کو آپکے
ایمان کے تقاضے کے سپرد کر دیا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات
الفاظ کی قوت اور تحریر کے موثر طریق اور جذبے انسان
متاثر ہو کر ایک کام کرتا ہے جس میں اخلاص نہیں ہوتا
اسلیئے میں فقط آپکے اخلاص اور ایمان سے اپیل کرنا چاہتا
ہوں آپکا قومی خادم آپکی اعانت چاہتا ہے۔ اسے سینکڑوں
نہیں ہزاروں روپیہ کی ضرورت ہے اور وہ اسی طرح
پوری ہو سکتی ہے۔ کہ آپ متفق ہو کر اسکے لیئے اٹھیں۔ اور
میری مندرجہ بالا تجویزوں سے جس پر عمل کرنا آپکے لئے سہل ہو
آپ اسے اختیار کرلیں۔
میں ہر اشاعت میں ایسے بزرگوں کے نام انشاء اللہ شائع
کرتا رہونگا۔ میں یہ بھی ظاہر کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ

[illegible]

اگر تہجد گزار پابند صوم و صلوٰۃ تارک رذائل مذکورہ شادی نہ کرے تندرست بی بی حاصل نہ کرے اولاد کا طالب ہو تو اسے اولاد ہرگز نہ ملے گی پھر اگر تندرست آدمی تندرست بی بی سے تعلق پیدا کرے تو گو وہ صلوٰۃ و صوم و تہجد کا تارک ہو ہر ایک قسم کے طمع حسد کسل کا مرتکب ہو اولاد سے متمتع ہوگا۔ اسی طرح برادری میں عزت و اکرام اور رسالت کے اقوام میں اعزاز و احترام اور حکام کے حضور قابل انعام وہی ہے۔ جو ان قواعد و احکام کی پیروی کرے جن سے یہ مرادیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

کمترین۔ ہزاروں امور قومی سلطنت قومی حکومت کیساتھ وابستہ ہیں جب تک وہ نہ ہو ہرگز ہرگز صوم و صلواۃ سے پورے نہیں ہو سکتے۔ مثلاً ۔۔۔۔ ۔ چوری کی سزا۔ زانی کی سزا ڈاکہ مارنیوالے مرتد کی سزا وغیرہ یہ امور سلطنت کیساتھ وابستہ ہیں۔ مثلاً ایک نمازی کا ہاتھ کہنی تک کٹ گیا۔ تو اب کیا وضو کیوقت اسکا ہاتھ جو کٹ گیا ہے۔ دھونا ضروری ہے۔ ہرگز نہیں۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعہا۔

تعزیری احکام کے ہم ذمہ وار نہیں ہو سکتے۔ قرآن شریف میں اسکی نظیر آپ دیکھیں حضرت یوسف ؑ نبی ہیں۔ ان کی اقتدا ہی ہمیں کرنا ہے۔ ان کے بیان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ما کان لیاخذ اخاہُ فی دین الملک یہاں صرف ذکر ہے۔ کہ یوسف علیہ السلام قانون سلطنت فراعنہ مصر کے ماتحت تھے جناب یوسف علیہ السلام اس قانون کی خلاف ورزی نہ کر سکتے تھے۔ اور نہ کرتے تھے۔ ما کان لیاخذ اخاہ فی دین الملک کا فقرہ قابل توجہ ہے۔

پس کیا ظاہر ہے کہ ایک مسلمان پولیس مین کو کسطرح پابندی قوانین گورنمنٹ کی ضروری ہے۔ عام اہل اسلام عدم سلطنت کیوقت احکام سلطنت اسلام کے ہرگز ذمہ وار نہیں تکلیف مالایطاق ہے۔ ہاں سلطنت اسلام کے ہوتے وقت اگر حکومت قرآن شریف و احادیث صحیحہ یا فتوے ائمہ کے خلاف کرے تو اس کے لئے وہی احکام ہیں جو سلطان ترک اور خلیفہ عباسیہ اور امیر سپانیہ کے لئے ترک حج اور ایک مولوی صاحب کے ترک زکوٰۃ اور عامہ اہل اسلام خصوصاً فقرا اہل تکیہ کے لئے ترک صوم صلوٰۃ یا عام نوجوانان گورنمنٹ گریجوایٹ کی بیباکی کے احکام ہیں۔ بلکہ یوں کہئے کہ من قتل مومناً متعمداً فجزاؤہ جہنم اور قتل المومنین کفر کی نص کے بعد دلاوران علی مرتضیٰ اور بہادران امیر معاویہ کیلئے فتوے ہو سکتا ہے۔

۷۔ قرآن کریم کے رو سے تعامل اہل اسلام جیسے مثبت احکام ہے اسکے تواتر سے ہمنے مشترکہ حصہ صوم و صلوٰۃ اور حج کو ضروری اور لابدی سمجھا ایسا ہی اسکے خلاف کو ہم برا یقین کرتے ہیں۔

اب ان چند مختصر عرائض کے بعد گزارش ہے۔ کہ غیر مسلم فرمانروا مسلمان نہیں اور نہ قواعد اسلام کا پابند ہے۔ پس اسکو اپنی رعایا کے لئے قوانین بنانے سے کون روک سکتا ہے۔

ایسے فرمانروا قانون بنا سکتے کیا بناتے ہیں۔ یہ واقع و مشاہدہ اسکو کون باطل کر سکتا ہے۔ پھر صحابہ کرام حبشہ کو ہجرت کر کے عیسائی یا مسیحی سلطنت کے ماتحت رہے کبھی نہ کہا کہ ہمارے لئے آپکے قواعد کی پابندی ضروری نہیں نہ صحابہ کرام اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں تیرہ برس رہے۔ قوانین شہر کے رو سے صدہا بت مکہ میں تھے۔ اور آپ وہاں وحدہٗ لاشریک کی عبادت باہمہ موجودگی اصنام فرمایا کرتے۔ مگر خلاف ورزی کسی ایسے قانون کی نہ کی جو آپکے بالکل خلاف تھے آخر ان کے قوانین سے جب تنگ آگئے تو اس شہر کو چھوڑ دیا بلکہ حبشہ کے مہاجروں سے ایک نے شراب خوری کی اور آخر مسیحی ہوگیا۔ مگر ان مسلمانوں نے اسکو اپنے قوانین کے نیچے نہ کیا۔

اصل سر ہجرت کا یہی ہے۔ کہ حبشہ کی ہجرت کو ہم مذہبی طور پر مسیحی سلاطین کی ماتحتی کا ایما جانتے ہیں۔ اور کس طرح اس سلطنت کے ماتحت اس مسلمانوں کو رہنا چاہیئے۔ اس کے لیئے سبق اعتقاد کرتے ہیں کہ ہاں اگر مسلمان ایسے تنگ کئے جاویں۔ جیسے کہ مکہ میں کئے گئے تو ان کے لیئے یہاں زیادہ امن کی جگہ یقین کر کے ہجرت کرنا ہوگا۔ یہی طریق انبیاء کا ہے۔ جن کی اقتدار کا پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ارشاد ہوا فبہداہم اقتدہ۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے حضور درخواست دی۔ ارسل معنا بنی اسرائیل ولا تعذبہم یہی آخری علاج تکالیف کا ہے۔ نہ غدر۔ پھر اگر ہم غور سے دیکھیں تو مکہ معظمہ کی حکومت قریباً سکھوں کی سی حکومت تھی اور ابتداءً مدینہ طیبہ کی حکومت جمہوری تھی۔

۲۔ غیر مسلم جج جب فرمانروا کی طرف سے ہے تو حقیقۃً فرمانروا ہی جج ہے۔ اور اگر فرمانروا کی طرف سے نہیں۔ بلکہ پنچائتی طور پر ہے تو بھی جائز ہے۔ اگر ضرورت پڑے آپ غور فرماویں حضرت یوسف ؑ حبس سجن بضرورت بادشاہ کو خود منصف اپنے اس معاملہ کا فرمایا۔ جس کے ماتحت بھیجنے والے تھے۔ اور صاف فرمایا۔ ارجع الیٰ ربک فسئلہ مابال النسوۃ التی قطعن ایدیہن ان ربی بکیدہن علیم۔

۳۔ شرع محمدی نام ہے۔ قرآنی احکام نبوی فیصلے خلفائے راشدین و صحابہ کے عملدرآمد بلکہ ائمہ دین مثلاً ابوحنیفہ ابویوسف محمد زفر حسن وغیرہ کے فیصلہ کا آپ غور کریں۔ فتاویٰ عالمگیری کنز حل بلکہ ہدایہ کے مقدمات دیوانی و فوجداری اور کل قوانین مناسب وہاں کے ازہار بھی قرآن و حدیث کا ذکر نہیں آتا۔ میونسپلٹی اور ... رینہ کے قواعد